87688 _ رشوت اور واسطہ یا سفارش کے درمیان فرق

سوال

کیا مقدمات کے فیصلوں کے لیے واسطہ تلاش کرنا بھی رشوت کے حکم میں آتا ہے ؟

يسنديده جواب

الحمد للم.

اول:

واسطہ سفارش کو کہا جاتا ہے، بعض اوقات تو سفارش اچھی اور بعض اوقات بری ہوتی ہے، اچھی سفارش وہ ہے جو خیر و بھلائی کے کاموں میں معاونت کرے، اور اس سفارش سے دوسروں کے حقوق پر زیادتی کیے بغیر یا کسی ایسے شخص کو جو اس کا مستحق نہ ہو مقدم کیے بغیر کسی مباح کام کا حصول ممکن ہو.

اور بری سفارش یہ ہیے کہ: جو شر و برائی میں معاون ثابت ہو، یا پھر ظلم و ستم کا وسیلہ بن رہی ہو، اور کسی ایسے شخص کو آگیے لانیے کا باعث ہو جو مستحق نہیں، بعض اوقات سفارش کرنیے والیے شخص کو رشوت دمے کر ایسا کیا جاتا ہیے، اور بعض اوقات بغیر رشوت کیے ہی کام ہو جاتا ہیے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (26801) کے جواب کا مطالعہ ضروری کریں.

اور کسی ایسی چیز کیے حصول کیے لیے مال خرچ کرنا جو اس کا حق نہ ہو رشوت کہلاتی ہیے، مثلا جج اور قاضی کو رشوت دیے کہ اسے رشوت دی جائے کہ وہ اس کیے حق میں باطل فیصلہ کرئے، یا پھر کسی ذمہ دار شخص کو رشوت دیے کہ اسے دوسروں سیے آگیے اور اوپر لائیے، یا اسیے وہ چیز دیے جس کا وہ مستحق نہیں.

رشوت کبیرہ گناہوں میں شمار ہوتی ہے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" رشوت خور اور رشوت دینے والے پر اللہ تعالی کی لعنت ہے "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2313) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

مزید معلومات کے حصول کے لیے آپ سوال نمبر (22452) اور (70367) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں۔

×

دوم:

اگر انسان کیے لیئے اپنا حق وصول کرنے کیے لیئے رشوت کیے بغیر کوئی اور وسیلہ نہ ہو تو رشوت دینا جائز ہیے، تو اس صورت میں رشوت لینے والے پر حرام ہوگی، نہ کہ دینے والے پر.

ابن حزم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اور رشوت حلال نہیں ہے، رشوت یہ ہے کہ باطل فیصلہ کرانے کے لیے مال دینا، یا کوئی ذمہ داری حاصل کرنے کے لیے، یا کسی انسان پر ظلم کرنے کے لیے مال دینا اس صورت میں لینے اور دینے والا دونوں ہی گنہگار ہونگے۔

لیکن وہ شخص جسے اس کا حق نہیں دیا جا رہا تو وہ اپنا حق حاصل کرنے کے لیے رشوت دے تا کہ اپنے آپ سے ظلم ہٹا سکے، تو یہ دینے والے کے لیے مباح اور جائز ہے، لیکن لینے والا گنہگار ہوگا " انتہی.

ماخوذ از: محلى ابن حزم (8 / 118).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر اس نے اپنے سے اس کا ظلم روکنے کے لیے کوئی ہدیہ دیا، یا اس لیے دیا کہ وہ اس کا واجب حق ادا کرے تو یہ ہدیہ لینے والے پر حرام ہو گا اور دینے والے کے لیے ہدیہ دینا جائز ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" بلا شبہ میں ان میں سے کسی ایك كو عطیہ دیتا ہوں تو وہ نكلتا ہے تو بغل میں آگ دبا ركھی ہوتی ہے۔

آپ سے عرض کیا گیا: امے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ انہیں دیتے کیوں ہیں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" وہ مجھ سے مانگے بغیر جاتے ہی نہیں، اور اللہ تعالی میرے لیے بخل کے وصف کا انکار کرتا ہے"

اس کی مثال یہ ہمے کہ: جس نے آزاد کیا اور اس کی آزادی کو چھپا لیا تو اسمے دینا، یا پھر لوگوں پر ظلم کرنے والوں کو دینا، تو یہاں دینے والوں پر جائز ہمے، لیکن لینے والے کے لیے حرام ہمے.

اور سفارش میں ہدیہ دینا، مثلا کوئی شخص حکمران کے پاس سفارش کرے تا کہ اسے ظلم سے بچائے، یا اس تك اس كا حق پہنچائے، یا اسے استعمال کرے اور وہ كا حق پہنچائے، یا اسے استعمال کرے اور وہ اس كا مستحق ہے، لڑائی كے ليے فوج میں اسے استعمال كرے اور وہ مستحق ہو، اس كا مستحق ہو، یا فقراء یا فقہاء یا قراء اور عبادت گزاروں كے لیے وقف كردہ مال میں سے دے اور وہ مستحق ہو،

×

اور اس طرح کی سفارش جس میں واجب کام کے فعل میں معاونت ہوتی ہو، یا کسی حرام کام سے اجتناب میں معاونت ہو، یا کسی حرام کام سے اجتناب میں معاونت ہو، تو اس میں بھی ہدیہ قبول کرنا جائز نہیں، لیکن دینے والے کے لیے وہ کچھ دینا جائز ہے تا کہ وہ اپنا حق حاصل کر سکے یا اپنے سےظلم روك سکے، سلف آئمہ اور اكابر سے یہی منقول ہے " انتہی کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

ماخوذ از: مجموع الفتاوى الكبرى (4 / 174).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" رہی وہ رشوت جس سے انسان اپنا حق حاصل کرمے مثلا رشوت دیے بغیر اپنا حق حاصل نہ کر سکتا ہو، تو یہ رشوت لینے والے کے دینے والے کیے درام ہو گی، نہ کہ دینے والے پر، کیونکہ دینے والے نے تو اپنا حص حاصل کرنے کے لیے مال دیا ہے، لیکن جس نے یہ رشوت لی ہے وہ گنہگار ہے کیونکہ اس نے وہ مال لیا ہے جس کا وہ مستحق نہ تھا " انتہی.

ماخوذ از: فتاوى اسلامية (4 / 302).

والله اعلم.